نظرِ بد اور اُس کا علاج

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: نظرِ بد اور اُس کا علاج

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۲۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

www.facebook.com/darahlesunnat

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

آن لائن

۱۴۴۶ھ/۲۰۲۴ء

نظرِ بد اور اُس کا علاج

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

نظرِ بد (Evil Eye) ایک قدیم اور معروف اصطلاح ہے، جس کا تعلق اس یقین سے ہے کہ کسی کی حاسدانہ نظر نقصان یا بدقسمتی کا باعث بن سکتی ہے۔ یہ نظر کسی بھی انسان کو جسمانی، ذہنی یا رُوحانی طَور پر متاثر کر سکتی ہے، اور اس کے اثرات زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مرتَّب ہوسکتے ہیں۔

نظرِ بد کا لگنا بَرحق ہے

نظرِ بد کا لگنا بَرحق اور ایک مسلّمہ حقیقت ہے، اور اس بات کا ذکر قرآن وحدیث میں واضح طَور پر مَوجود ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ﴾[1] "اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں، کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے، جب قرآن سنتے

---

(۱) پ ۲۹، القلم: ۵۱.

ہیں (بُغض وعداوَت کی نگاہوں سے گُھور گُھور کر دیکھتے ہیں) اور (براہِ حسد وعِناد) کہتے ہیں کہ یہ ضرور عقل سے دُور ہیں!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (ت ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے، اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کرکر کے نظر لگاتے تھے، اور جس چیز کو انہوں نے گزند (نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دیکھا، دیکھتے ہی ہلاک ہوگئی، ایسے بہت واقعات اُن کے تجربہ میں آچکے تھے۔ کفّار نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نظر لگائیں، تو اُن لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا، اور (نظرِ بد لگانے کے لیے) کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا، نہ ایسی دلیلیں دیکھیں، اور اُن [بدنظر لوگوں] کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا، لیکن اُن کی یہ تمام جدوجہد بھی مثل ان کے اَور مکائد (مکر وفریب) کے، جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے، بے کار گئی، اور اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا، اور یہ آیت نازل ہوئی"(۱)۔

نظر لگ جانا حق ہے

نظرِ بد لگنا بَر حق ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «العَيْنُ حَقٌّ»(۲) "نظر لگ جانا حق (دُرست) ہے"۔ حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (ت ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) فرماتے ہیں کہ "نظرِ بد کا اثر حق ہے، اس سے مال اور بدن پر اثر پڑتا ہے، بہ اِذن اللہ جیسے

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۹، القلم، زیرِ آیت: ۵۱، صـ۱۰۱۵۔

(۲) انظر: "صحيح البخاري" كتاب الطب، باب: العين حقّ، ر: ٥٧٤٠، صـ١٤٠١.

اللہ تعالیٰ نے سانپ کے منہ اور بچھو کے ڈنگ میں زہر رکھا ہے، یونہی اس نے انسان کی نظر میں بھی اثر رکھا ہے، جس سے انسان بیمار یا چیز ضائع ہو جاتی ہے"[۱]۔

نظرِ بد انسان کو قبر میں داخل کر دیتی ہے

نظرِ بد اتنی بُری چیز ہے کہ تقدیر میں لکھا ہو تو اُس کے باعث کسی انسان کی مَوت بھی واقع ہو سکتی ہے، اور جانور وغیرہ اتنا شدید بیمار ہو سکتا ہے کہ مجبوراً اسے ذبح کرنا پڑ جائے۔ حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِنَّ الْعَيْنَ لَتُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ، وَتُدْخِلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ»[۲] "یقیناً نظرِ بد آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے، اور اُونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے!"۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ كِتَابِ اللهِ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ، بِالأَنْفُسِ[۳]»[٤] "میری اُمت کے اکثر لوگ قضاء وقدر کے بعد (مشیتِ الٰہی اور تقدیر کے مُطابق ومُوافق) نظرِ بد کی وجہ سے موت کا شکار ہوتے ہیں"۔

نظرِ بد انسانوں کے علاوہ جنّات کی بھی لگتی ہے

نظرِ بد صرف انسانوں کی ہی نہیں بلکہ جنّات کی بھی لگتی ہے، امّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُم سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً،

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" کنگھی کرنے کا بیان، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۴۴۳۲، ۶/۱۴۸۔

(٢) انظر: "مُسند الشِهاب" كتاب الطِبّ، إن العين لتدخل الرجل القبر، ر: ١٠٥٧، ٢/ ١٤٠.

(٣) «بالأنفُس» أي: العين. [انظر: "السُنّة" لابن أبي عاصم، باب في ذكر قوله عليه الصلاة والسلام: «لو قلت: إن شيئاً» ...إلخ، ر: ٣١١، ١/ ١٣٦].

(٤) انظر: "شرح مشكل الآثار" للطحاوي، باب بيان مشكل ما رُوي عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في العين أنّها حقّ ...إلخ، ر: ٢٩٠٠، ٧/ ٣٣٨. "مجمع الزوائد" كتاب الطِب، باب ما جاء في العين، ر: ٨٤٢٣، ٥/ ١٢٨.

فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ". "رسولِ اکرم ﷺ نے میرے گھر ایک بچی کو دیکھا، جس کا چہرہ زَرد تھا" تو حضور نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: «بِهَا نَظْرَةٌ، فَاسْتَرْقُوا لَهَا»[1] "اسے نظرِ بد لگی ہے، اسے دَم دُرود کراؤ"۔

امام بغوی رحمۃ اللہ (ت ۵۱۶ھ/ ۱۱۲۲ء) یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "لفظ "سَفْعَةٌ" سے مراد وہ نظر ہے جو جنّات سے لگتی ہے"[2]۔

اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آسکتی تو وہ "نظرِ بد" ہوتی

نظرِ بد کتنی بُری چیز ہے اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جا سکتا ہے، کہ تقدیر پر غالب آنے والی اگر کوئی چیز ہوتی تو وہ نظرِ بد ہوتی۔ حضرت سیّدہ اسماء بنت عُمَیس رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ ﷺ! اَولادِ جعفر کو جلد نظر لگ جایا کرتی ہے، کیا میں جھاڑ پُھونک کراؤں؟ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ القَدَرَ لَسَبَقَتْهُ العَيْنُ!»[3] "ہاں (دَم کرلیا کرو)؛ کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آسکتی، تو وہ نظرِ بد ہوتی!"۔

نظرِ بد لگنے کے بنیادی اَسباب

نظر لگنے کے دو ۲ بنیادی سبب ہیں جو کہ حسبِ ذیل ہیں:

(۱) نظرِ بد لگنے کا پہلا بنیادی سبب "حسد" ہے، حسد کرنے والے کی خوشی اس بات میں ہوتی ہے کہ دوسرے سے فُلاں نعمت چھن جائے، اور وہ زوال کا شکار ہو

---

(۱) انظر: "صحيح مسلم" كتاب السّلام، باب استحباب الرُقية من العين ...إلخ، ر: ۵۹، الجزء ۷، صـ۱۸.

(۲) "شرح السُنّة" للبغَوي، كتاب الطِبّ والرقي، باب ما رخّص فيه من الرُقى، تحت ر: ۳۲۴۳، ٦/ ۱۲۰.

(۳) انظر: "سنن الترمذي" أبواب الطبّ، باب ما جاء في الرُقيّة من العين، ر: ۲۱۸٦، صـ۷۸۲.

جائے۔ اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ ہم حاسد کے شر سے حفاظتی تدبیر کریں، اور اس سے اللہ کی پناہ مانگیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِۙ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَۙ۝۲ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ۝۳ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِۙ۝۴ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۝۵﴾[1] "آپ فرمادیجیے کہ میں اُس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے، اُس کی سب مخلوق کے شر سے، اور اندھیری ڈالنے والے (سورج) کے شر سے جب وہ ڈُوبے، اور اُن (جادوگر) عورتوں کے شر سے جو گرہوں (گٹھانوں) میں پُھونکتی ہیں، اور حسد والے (کی نظرِ بد) کے شر سے جب وہ مجھ سے جَلے"۔

یعنی بعض لوگ ایسے تنگ دل ہوتے ہیں جو دوسروں کی بھلائی اور بہتری کو اچھی نظر سے نہیں دیکھ سکتے، خاص طَور پر اپنے رشتہ داروں، عزیزوں، دوستوں اور ہم پیشہ اَفراد کو، جب اچھی اور آسُودہ حالت میں دیکھتے ہیں تو اُن کے سینوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے، اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ خوشحال لوگوں کی نعمتیں اور آسُودگی اُن سے چِھن کر مجھے مل جائے"[2]۔

(۲) نظرِ لگنے کا دوسرا سبب **"اچھی چیز دیکھ کر اس کے لیے خیر وبرکت کی دعا نہ کرنا"** ہے۔اس صورت میں جس شخص کی نظر لگتی ہے وہ چیز کو اچھی نظر سے دیکھتا ہے، اور اس کی خوب تعریف کرتا ہے، لیکن تعریف کرتے وقت خیر وبرکت کی دعا نہیں دیتا، جس سے اس کی اچھی نظر بھی نظرِ بد میں تبدیل ہو جاتی ہے، اور جس کو نظر لگتی ہے اُس کے لیے اَذیت، تکلیف اور بیماری وغیرہ کا باعث بنتی ہے۔ حضرت سیّدنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ الْعَيْنَ لَتُولَعُ الرَّجُلَ بِإِذْنِ

---

(۱) پ۳۰، الفلق: ۱-۵.

(۲) "حسد کی مذمّت" واعظ الجمعہ ماہِ اگست ۲۰۱۲ء، ڈیجیٹل ایڈیشن۔

اللہ، حتّى يَصْعَدَ حَالِقاً ثُمَّ يَتَرَدَّى مِنهُ»[1] "نظرِ بد اللہ تعالی کے حکم سے آدمی کو لگی رہتی ہے، یہاں تک کہ اسے بلندی تک لے جاتی ہے (یعنی پہلے وہ آدمی اسے بہت اچھا لگتا ہے) پھر (اپنے زہریلے پَن کی وجہ سے) نیچے گرادیتی ہے"۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ/۱۴۴۹ء) فرماتے ہیں کہ "نظر کو جو چیز پسند ہو اُسے بھی نظرِ بد لگ جاتی ہے، چاہے اس میں حسد کا کوئی عمل دخل نہ ہو، اگر نیک اور محبت رکھنے والا ہو تب بھی نظر لگ جاتی ہے، اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ جسے کوئی چیز بھلی لگے، اس کے لیے ضروری ہے کہ جو چیز پسند آئے، اس کے لیے برکت کی دعا کرے؛ کہ خیر وبرکت کی دعا کرنا گویا "دَم دُرود" کے مترادِف ہو جائے گا"[2] اور نقصان سے حفاظت رہے گی!۔

علماء فرماتے ہیں کہ "بعض نظروں میں زہریلا پَن ہوتا ہے جو اثر کرتا ہے"[3] لہذا ہمیں چاہیے کہ جب کوئی چیز آنکھوں کو اچھی لگے، تو اُس میں خیر وبرکت کے لیے دعا ضرور کریں!۔

نظر زَدہ شخص کی پہچان کیسے ہوتی ہے؟

نظر زَدہ شخص کی پہچان اور علامات متعدّد ہیں، جن میں سے چند خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں:

* سر دَرد * چہرے کا زَرد ہونا * پسینہ کی کثرت * ڈکار اور جمائیوں کی کثرت * ہاتھوں اور پاؤں میں رُطوبت ہونا * دل کی حرکت کا تیز ہو جانا * دل کی

---

(۱) انظر: "مسند الإمام أحمد" مُسند الأنصار، حديث أبي ذر الغِفاري، ر: ۲۱۳٦۰، ۸/ ٦۸.

(۲) "فتح الباري" كتاب الطبّ، باب: العين حقّ، تحت ر: ٥٧٤٠، ١٠/ ٢٣١، ملخّصاً.

(۳) دیکھیے: "مرآۃ المناجیح" دواؤں اور دعاؤں کا بیان، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۴۵۳۱، ۶/ ۱۹۷، ۱۹۸۔

غمگین ہونا ❁ سینے میں تنگی محسوس ہونا ❁ شدید غصہ آنا ❁ کندھوں کے درمیان اور کمر کے نیچے درد ہونا ❁ رات کے وقت نیند نہ آنا ❁ پیشاب کا بار بار آنا۔

جس شخص کو نظر لگی ہو، کبھی تو یہ تمام علامات اُس میں پائی جاتی ہیں، اور کبھی ان میں سے بعض پائی جاتی ہیں، یہ نظر لگنے کی قوّت پر، یا نظر لگانے والوں کی کثرت پر منحصر ہے، نیز کبھی یہ علامات جسمانی بیماری کی وجہ سے بھی ظاہر ہو جاتی ہیں، لہذا یہ علامات ظاہر ہونے پر کسی کو نظرِ بد کا شکار سمجھ لینے سے پہلے، ضروری ہے کہ متاثر شخص کا طبّی مُعائنہ (Medical Check-Up) کروایا جائے، اور جسمانی بیماری کی کیفیت معلوم نہ ہونے کی صورت میں نظرِ بد کا علاج کیا جائے، اور اس سلسلے میں وارد دعائیں اور دَم دُرود وغیرہ کیے جائیں!۔

نظرِ بد سے بچنے کے لیے تدبیر کرنا قرآن وسنّت کے مطابق ہے

نظرِ بد سے بچنے کے لیے تدبیر کرنا جائز اور حکمِ قرآنی کے عین مطابق ہے، جب حضرت سیّدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گیارہ ۱۱ بیٹے، اپنے بھائی حضرت سیّدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام (جو اُس وقت مصر کے حکمران بن چکے تھے) سے ملاقات کے ارادے سے "کنعان" (Canaan) سے روانہ ہونے لگے، تو حضرت سیّدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں الگ الگ دروازوں سے مصر (Egypt) میں داخل ہونے کی تلقین فرمائی؛ تاکہ ان کی تعداد کے باعث کہیں انہیں نظر نہ لگ جائے، اس بات کا ذکر قرآنِ حکیم میں بھی کیا گیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ قَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ﴾[1] "اور کہا: اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا، اور جُدا جُدا دروازوں سے جانا"؛ تاکہ نظرِ بد سے محفوظ رہو!۔

---

(۱) پ۱۳، یوسف: ٦٧.

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "پہلی بار (مصر جاتے وقت) حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ (الگ الگ دروازوں سے جانے کا) نہیں فرمایا تھا؛ اس لیے کہ اُس وقت تک کوئی یہ نہیں جانتا تھا، کہ یہ سب بھائی ایک باپ کی اَولاد ہیں، لیکن اب چُونکہ جان چکے تھے، اس لیے نظر لگ جانے کا احتمال تھا، اس واسطے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علیحدہ علیحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم دیا!"[1]۔

تعویذ بنانا، بنوانا، گلے میں لٹکانا اور دَم وغیرہ کرنا حکمِ شریعت کے عین مطابق ہے

جادو ٹونے، نظرِ بد، جنّات، آسیبی اثرات اور اس جیسے دیگر مسائل سے نَجات کے لیے تعویذ بنانا، بنوانا، اور دَم دُرود وغیرہ کرنا حکمِ شریعت کے عین مطابق ہے، حضرت سیِّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: «أَمَرَنِي رَسُولُ الله ﷺ -أَوْ أَمَرَ- أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ العَيْنِ»[2] "رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ نظرِ بد کے توڑ کے لیے دَم دُرود کرایا جائے"۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "وہ دَم ممنوع ہے جس میں مشرکانہ الفاظ ہوں، قرآنی آیات اور احادیث کی دعاؤں سے دَم دُرود جائز ہے، ان کی تاثیر برحق ہے"[3]۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ "نبئ کریم ﷺ پریشانی کے وقت پڑھنے کے لیے یہ کلمات سکھایا کرتے: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ الله

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۳، یوسف، زیرِ آیت: ۶۷، ص۴۴۸۔

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الطِب، باب رُقية العين، ر: ۵۷۳۸، صـ۱۰۱٤.

(۳) "مرآۃ المناجیح" دواؤں اور دعاؤں کا بیان، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۴۵۲۷، ۱۹۶/۶۔

التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونَ» چنانچہ حضرت عبداللہ بن عَمرو یہ دعا اپنے اُن بیٹوں کو سکھایا کرتے جو سمجھدار ہوتے، اور جو ناسمجھ ہوتے اُن کے گلوں میں لکھ کر لٹکا دیا کرتے تھے"[1]۔

اس سے معلوم ہوا کہ کلامِ پاک کا پڑھنا اور کلماتِ مبارکہ کا تعویذ بنانا اور اُسے بدن سے باندھنا یا لٹکانا سب جائز ہیں۔ اگر یہ عمل ناجائز ہوتا تو مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی بھی اپنے بچوں کے گلے میں تعویذ نہ ڈالتے! اس عمل سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعویذات کے اثر کے قائل تھے، جبھی تو آپ نے تعویذ لکھا اور اسے اپنے بچوں کے گلے میں ڈالا، اگر یہ کلمات کوئی رُوحانی تاثیر نہ دیتے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا عمل نہ کرتے!۔

گیارہویں صدی ہجری کے معروف حنفی فقیہ و محدّث، ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ (ت ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء) اس حدیث مبارک کی شرح میں لکھتے ہیں، کہ وہ تعویذات جو اسمائے الٰہیہ اور کلماتِ مبارکہ پر مشتمل ہوں، یہ روایت اُس کی اصل (دلیل) ہے[2]۔

وہ تعویذات جن میں اللہ تعالیٰ کے کلام، اور مسنون دعاؤں کا ذکر ہو، وہ قطعًا حرام نہیں! قرآنی آیات کے ذریعہ دَم دُرود، یا کسی کاغذ پر قرآنِ پاک کی آیت لکھ کر مریض کے جسم پر باندھا یا لٹکا دیا جائے، یا کسی برتن میں آیات لکھ کر اُسے دھولیا جائے، اور اُس کا پانی مریض کو پلایا جائے، یہ سب کام جائز ہیں۔

دَم دُرود کرنے کی اجازت

قرآن وحدیث میں مذکور دعاؤں سمیت، وہ تمام دعائیں جن میں کفریّہ الفاظ

---

(١) انظر: "سنن أبي داود" أوّل كتاب الطبّ، باب كيف الرُّقى؟ ر: ٣٨٨٩، ٤/ ٤٤١.

(٢) "المرقاة" كتاب الدّعوات، باب الاستعاذة، الفصل ٢، تحت ر: ٢٤٧٧، ٥/ ٣٣٤، ملخّصاً.

نہ ہوں، اُن سے دَم کرنے کی رخصت واجازت باقاعدہ حدیث شریف سے ثابت ہے، حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: «رَخَّصَ رَسُولُ الله ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَّةِ، وَالنَّملَةِ»[1] "رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے نظرِ بد، ڈَنک، اور پھوڑے پھنسیوں سے بچنے (اور اُن کے علاج) کے لیے دَم دُرود کی اجازت عطا فرمائی"۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "اوّلاً حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے جھاڑ پھُونک (دَم وغیرہ) سے منع فرمایا تھا، لوگ اس سے مطلقًا پرہیز کرنے لگے۔ پھر حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے آیاتِ قرآنیہ، دعائے ماثورہ اور اُن تمام دعاؤں سے دَم دُرود کی اجازت دے دی جن میں شرکیہ (کفریّہ) الفاظ نہ ہوں۔ یہ حدیث اجازت کی احادیث سے ہے، "عَيْنِ" (سے مراد) نظرِ بد (ہے) چاہے انسان کی ہو یا جن کی۔ "حُمَّة" (سے مراد) ڈنک زہریلا جیسے بھڑ، بچھو، سانپ (اور) "نَّمْلَة" (سے مراد) باریک دانہ جو پسلیوں پر نمودار ہو کر تمام جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ بعض نے اس سے خسرہ (Measles) مراد لی ہے، بعض نے اس کے علاوہ۔ اور یہ دانہ چونکہ چھوٹی چیونٹی کے مُشابہ ہوتا ہے اس لیے اسے "نَّمْلَة" کہتے ہیں"[2]۔

نظرِ بد سے بچاؤ کے طریقے

شریعتِ مطہَّرہ نے نظرِ بد سے بچاؤ اور نَجات کے متعدّد طریقے بیان فرمائے ہیں، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

---

(١) انظر: "صحيح مسلم" كتاب السلام، باب استحباب الرُقيّة من العين ...إلخ، ر: ٥٧، الجزء ٧، صـ١٨.

(٢) "مرآۃ المناجیح" دواؤں اور دعاؤں کا بیان، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۴۵۲٦، ٦/١٩٥۔

نظرِ بد کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم

(۱) ہمیں انسانوں اور جنّات کی نظرِ بد کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے؛ کیونکہ حضور نبیِّ کریم ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، سرورِ دو جہاں ﷺ نے فرمایا: «اسْتَعِيذُوا بِالله مِنَ الْعَيْنِ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ»[۱] "نظرِ بد سے اللہ کی پناہ مانگو؛ کیونکہ نظر کا لگنا حق ہے"۔

حضور نبیِّ کریم ﷺ بنفسِ نفیس بھی نظرِ بد سے پناہ مانگا کرتے، حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الجَانِّ وَعَيْنِ الإِنْسَانِ»[۲] "حضور نبیِّ کریم ﷺ جنّات سے، اور انسانوں کی نظرِ بد سے پناہ مانگا کرتے"۔

"سورۂ فلق" و "سورۂ ناس" کی تلاوت

(۲) نظرِ بد سے حفاظت و نَجات کے لیے "سورۂ فلق" اور "سورۂ ناس" کی تلاوت بہت مفید ہے، اور حدیثِ پاک میں باقاعدہ اس کی تعلیم دی گئی ہے، حضرت سیّدنا ابن عابس جُہنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: «يَا ابْنَ عَابِسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ -أَوْ قَالَ-: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ المُتَعَوِّذُونَ؟» "کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جو اللہ عزّوجلّ کی پناہ طلب کرنے میں سب سے افضل ہیں؟ حضرت ابن عابس جُہنی رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی:

---

(۱) انظر: "مَكارِم الأخلاق" للخرائطي، باب الرُّقى والعُوَذ، ر: ١٠٦٣، صـ٣٤٤.

(٢) انظر: "سنن الترمذي" أبواب الطبّ عن الرسول الله ﷺ، باب ما جاء في الرُّقْيَةِ بِالمُعوِّذتيْن، ر: ٢١٨٥، صـ٧٨٢.

یارسولَ اللہ ﷺ! کیوں نہیں (ضرور بتائیے) فرمایا: «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ!»[1] "وہ کلمات یہ دونوں سورتیں: سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہیں"۔

برکت کی دعا کرنا

(۳) کوئی چیز پسند آئے تو اس میں برکت کی دعا کریں، کہ ایسا کرنا بھی نظرِ بد سے بچاتا ہے، حضرت سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ أَخِيهِ شَيْئاً يُعْجِبُهُ، فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ؛ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ»[2] "تم میں سے جب کوئی اپنی جان، مال اور اپنے بھائی میں کوئی پسندیدہ چیز دیکھے، تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے؛ کیونکہ نظر کا لگنا یقیناً حق ہے!"۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ (ت ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) فرماتے ہیں کہ "بعض کاشتکار اپنے کھیتوں میں کپڑا لپیٹ کر کسی لکڑی پر لگا دیتے ہیں، اس سے مقصود نظرِ بد سے کھیتوں کو بچانا ہوتا ہے؛ کیونکہ دیکھنے والے کی نظر پہلے اس پر پڑے گی، اس کے بعد زراعت پر پڑے گی، اور اس صورت میں زراعت کو نظر نہیں لگے گی، ایسا کرنا ناجائز نہیں؛ کیونکہ نظر کا لگنا صحیح (بَرحق) ہے، جب اپنی یا کسی مسلمان بھائی کی چیز دیکھے اور پسند آئے تو (اس طرح) دعا کرے: "تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ"[3].

---

(۱) انظر: "سنن النَّسائي" كتاب الاستعاذة، ر: ٥٤٣٢، صـ١١٩٩، ١٢٠٠.

(۲) انظر: "عمل اليوم والليلة" للنَّسائي، مَا يقرأ على من أُصيب بعَين، ر: ١٠٤١، صـ٢٩٨.

(۳) "بہارِ شریعت" عمامہ کا بیان، حصہ شانزدہم ۱۶، متفرق مسائل، ۳/۴۲۰۔

جس چیز پر نظر لگنے کا اندیشہ ہو اُسے پوشیدہ رکھیں

(۴) جس چیز پر نظر لگنے کا خدشہ ہو اُسے حتَی الاِمکان لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھیں، اور یہ بات خوب ذہن نشین کرلیں کہ اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾[1] "اور اس سے ضَرر نہیں پہنچاسکتے کسی کو، مگر خدا کے حکم سے!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس سے معلوم ہوا مؤثرِ حقیقی اللہ تعالی ہے، اور تاثیرِ اَسباب تحتِ مشیئت ہے"[2]۔

توکُّل علی اللہ

(۵) نظرِ بد سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے، کہ اپنے تمام مُعاملات کو اللہ تعالی کے سپرد کر دیا جائے، اور اُس کی ذات پر کامل یقین و بھروسا رکھیں؛ کہ جو شخص اللہ عزّوجلّ پر بھروسا کرتا ہے، اللہ تعالی اُس کے لیے کافی ہوتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾[3] "اے حبیب! آپ فرما دیجیے کہ ہمیں وہی پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے! وہی ہمارا مَولیٰ ہے اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسا کرنا چاہیے!"۔

اپنے گناہوں سے توبہ کرنا

(٦) اپنے گناہوں پر نادِم ہوکر سچی توبہ کرنا بھی (نظرِ بد جیسی) آنے والی آفتوں اور مصیبتوں سے نَجات دلاتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ

---

(١) پ١، البقرة: ١٠٢.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱، البقرہ، زیرِ آیت: ۱۰۲، صـ۳۳۔

(٣) پ١٠، التوبة: ٥١.

مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾[1] "اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اُس کے سبب سے ہے، جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا، اور بہت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے"۔

نظرِ بد سے بچانے والے دَم دُرود

(۷) جادُو ٹونے، جنّات اور نظرِ بد سے حفاظت ونَجات کے لیے احادیثِ مبارکہ میں متعدّد دَم دُرود بتائے گئے ہیں، انہیں ضرور پڑھتے رہا کریں! تعلیمِ اُمت کے لیے چند دَم دُرود حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بیمار ہوئے تو سیّدنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضور نبئ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ان الفاظ سے دَم کیا: «بِاسْمِ الله أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيكَ، بِاسْمِ الله أَرْقِيكَ»[2] "اللہ کے نام سے میں آپ کو دَم کرتا ہوں، آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے، ہر جان اور حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے اللہ تعالی آپ کو شفا عطا فرمائے، میں اللہ کے نام سے آپ کو دَم کرتا ہوں"۔

(۲) حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم حسنین کریمین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر دَم کرتے اور انہیں (دَم کی تعلیم دیتے ہوئے) فرماتے کہ "تمہارے والد (حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) ان کلمات کے ساتھ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق عَلَیْہِمَا السَّلَام پر دَم کرتے تھے: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ الله التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ

---

(۱) پ۲۵، الشُورى: ۳۰.

(۲) انظر: "صحيح مسلم" كتاب السلام، باب الطبّ والمرض والرُّقى، ر: ٤٠، الجزء ٧، صـ١٣.

وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ» "میں اللہ کے پاک کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، ہر نقص وخرابی سے، ہر شیطان اور زہریلے جانور سے، اور ہر بیمار کرنے والی نظرِ بد سے"[1]۔

(۳) حضرت سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نظر لگ گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے سینے پر ہاتھ مارا، اور یہ دعا پڑھی: «اللهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا»[2] "اے اللہ! اس نظرِ بد کی گرمی، سردی اور مصیبت اِس سے دُور فرمادے"۔

(۸) نظرِ بد کا تعلق مخلوق کے شر سے ہے، لہذا اس سے بچنے کے لیے حدیث شریف میں مذکور یہ دعا پڑھنا بھی بے حد مفید ہے: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ»[3] "میں اللہ تعالی کے پاک کلمات کے ساتھ، ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"۔

اگر کوئی شخص مذکورہ بالا دعاارات میں تین ۳ بار پڑھ لے، تو حدیث شریف میں ہے کہ «لَمْ يَضُرَّهُ»[4] "اُسے (اُس رات) کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی"۔

نظرِ بد لگانے والے سے اجتناب

(۹) جو شخص نظرِ بد لگانے میں معروف ہو، اُس سے ملنے جلنے میں اجتناب بھی نظرِ بد سے بچانے کا سبب ہے۔

---

(۱) انظر: "صحيح البخاري" كتاب الأنبياء، ر: ٣٣٧١، صـ ٨٧٥، ٨٧٦.

(۲) انظر: "عمل اليوم والليلة" مَا يقرَأ على من أُصِيب بِعَين، ر: ١٠٤١، صـ٢٩٨.

(۳) انظر: "مسند الإمام أحمد" مسند النساء، حديث خولة بنت حكيم، ر: ٢٧١٩٠، ١٠/ ٣٢٠.

(٤) انظر: "شرح مشكل الآثار" للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عنه ...إلخ، ر: ١٩، ١/ ٢٠.

اپنے مُعاملات کو پوشیدہ رکھنا

(۱۰) نظرِ بد سے بچاؤ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے، کہ جس کام میں کامیابی پر کسی کی نظر لگنے کا اندیشہ ہو، اُس کے بارے میں غیر متعلقہ لوگوں سے ذکر نہ کیا جائے، بلکہ ممکن حد تک ایسے مُعاملات کو پوشیدہ رکھا جائے۔

نظرِ بد سے نَجات کے لیے دو قرآنی وظیفے

(۱۱) جس کو نظرِ بد لگی ہو اُس پر سورۂ قلم کی آیت ۵۱ پڑھ کر دَم کرنا بھی مفید ہے، وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے: ﴿وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ﴾[1] "اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں، کہ گویا اپنی نظرِ بد لگا کر تمہیں گرا دیں گے جب قرآن سنتے ہیں"۔

"تفسیر ابو سعود" میں ہے کہ "جسے نظرِ بد لگے اُس پر (سورۂ قلم کی) یہ آیت پڑھ کر دَم کر دیا جائے"[2]۔

(۱۲) سورۂ ص[3] کے خواص میں مذکور ہے، کہ جسے نظرِ بد لگی ہوئی، سات ۷ بار یہ سورت پڑھ کر اُس پر دَم کریں، نظرِ بد کا اثر ختم ہو جائے گا[4]۔

نظرِ بد سے نَجات کے لیے عوام میں مشہور ٹوٹکوں پر عمل

(۱۳) نظرِ بد سے حفاظت اور نَجات کے لیے مختلف ممالک میں مختلف ٹوٹکے رائج ہیں، اگر وہ ٹوٹکے خلافِ شرع نہ ہوں تو اُن پر عمل کرنے میں حرج نہیں۔ تاجدارِ رسالت ﷺ کے مبارک دَور میں عرب میں رائج تھا، کہ جس شخص کی نظر

---

(۱) پ۲۹، القلم: ۵۱.

(۲) انظر: "تفسیر أبي السعود" پ۲۹، القلم، تحت الآية: ۵۱، ٦/ ۳۸٤، ملخصاً.

(۳) دیکھیے: پارہ ۲۳، سورۃ نمبر ۳۸۔

(۴) دیکھیے: "جنّتی زیور" خواص سورۂ ص، ص۵۹۵، ملخصاً۔

لگنے کا شبہ ہوتا، اُس کے ہاتھ پاؤں دھو کر نظر لگے ہوئے شخص کو چھینٹے مارے جاتے، خلافِ شرع نہ ہونے کے سبب، رسولِ اکرم ﷺ نے اِس ٹوٹکے پر عمل کی اجازت عطا فرمائی۔ لیکن اس اجازت کے باوُجود افضل یہی ہے، کہ قرآن وحدیث میں بیان کردہ طریقوں کو اختیار کیا جائے!۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا»[1] "نظرِ بد حق (واقعی) ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آسکتی تو وہ نظرِ بد ہوتی! جب تم سے (ہاتھ پاؤں کے) دھووَن کا مطالبہ کیا جائے، تو دھووَن دے دیا کرو!!

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ❋ "نظرِ بد کا اثر بَرحق ہے، اس سے منظور (جسے نظر لگی ہو) کو نقصان پہنچ جاتا ہے، (اور) اس کا اثر اس قدر سخت ہے، کہ اگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کر سکتی تو نظرِ بد کر لیتی، کہ تقدیر میں آرام لکھا ہو مگر یہ تکلیف پہنچا دیتی، مگر چونکہ کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی، اس لیے یہ نظرِ بد بھی تقدیر نہیں پلٹ سکتی!۔

❋ (علاوہ ازیں) اگر کسی نظرے ہوئے (نظر لگے ہوئے شخص) کو تم پر شبہ ہو کہ تمہاری نظر اسے لگی ہے، اور وہ دفعِ نظر کے لیے تمہارے ہاتھ پاؤں دُھلوا کر اپنے پر چھینٹا مارنا چاہے تو تم بُرا نہ مانو، بلکہ فورًا اپنے یہ اعضاء دھو کر اسے دے دو، نظر لگ جانا عیب نہیں، نظر تو (اپنی) ماں کی بھی لگ جاتی ہے!۔

---

(١) انظر: "صحيح مسلم" كتاب السلام، باب الطبّ والمرض والرُقى، ر: ٤٢، الجزء ٧، صـ١٣، ١٤.

❋ (نیز) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عوام میں مشہور ٹوٹکے اگر خلافِ شرع نہ ہوں تو اُن کا بند کرنا ضروری نہیں، دیکھو! نظر والے کے ہاتھ پاؤں دھو کر منظور (نظر لگے ہوئے شخص) کو چھینٹا مارنا عرب میں مروَّج (رائج) تھا، حضور ﷺ نے اس کو باقی رکھا۔ ہمارے ہاں تھوڑی سی آٹے کی بُھوسی (اور) تین ۳ سرخ مرچیں منظور پر سات ۷ بار گھما کر سر سے پاؤں تک، پھر آگ میں ڈال دیتے ہیں، اگر نظر ہوتی ہے تو بُھس نہیں اٹھتی، اور رب تعالی شفاء دیتا ہے۔ جیسے دواؤں میں نقل (دلائل) کی ضرورت نہیں، تجربہ کافی ہے، ایسے ہی دعاؤں اور ایسے ٹوٹکوں میں نقل (دلائل) ضروری نہیں، خلافِ شرع نہ ہوں تو دُرست ہیں، اگرچہ ماثورہ (قرآن وحدیث میں مذکور) دعائیں افضل ہیں"[1]۔

نظرِ بد سے حفاظت کے لیے ٹھوڑی پر سیاہی لگانا

(۱۴) نظرِ بد سے بچانے کے لیے بعض خواتین اپنے بچوں کے چہرے کے کسی حصہ پر سیاہی یا سُرمہ وغیرہ سے نشان بنا دیتی ہیں، یہ بھی ایک قسم کا ٹوٹکا ہے، اس پر عمل کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں؛ حضرت سیِّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک خوبصورت تندرست بچہ دیکھا تو فرمایا: «دَسِّمُوا[2] نُونَتَهُ؛ كَيْلَا تُصِيبَهُ الْعَيْنُ»[1] "اس کی ٹھوڑی پر سیاہی لگادو؛ تاکہ نظر نہ لگے"۔

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" دواؤں اور دعاؤں کا بیان، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۴۵۳۱، ۶/۱۹۷۔

(۲) ومعنى "دَسِّمُوا" أي: سوِّدُوا. و"النُّونَةُ": وَالنُّونَةُ التي تكون في ذَقَن الصبي الصغير". "دَسِّمُوا" کا مطلب ہے: "سیاہ کردو" اور "النُّونَةُ" وہ سیاہی ہے جو چھوٹے بچے کی ٹھوڑی پر لگاتے ہیں۔ [انظر: "شرح السُنّة" كتاب الطب والرُقى، باب ما رخّص فيه من الرقى، تحت ر: ٣٢٤٥، ٧/ ١٢٢].

دَم دُرود کے الفاظ کفر و شرک سے پاک ہونے چاہئیں

واضح رہے کہ نظرِ بد کا اثر ختم کرنے کے لیے جو بھی دَم دُرود یا ٹوٹکا اپنایا جائے، اُس کے لیے ضروری ہے کہ اس میں کسی قسم کے شرکیہ کفریّہ الفاظ نہ ہوں، اور وہ دَم دُرود قرآن وحدیث کی تعلیمات کے مُنافی نہ ہو! حضرت سیّدنا عَوف بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "ایک بار ہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! ہم لوگ زمانۂ جاہلیت میں اپنے مریضوں پر دَم کیا کرتے تھے، اب آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ»[(٢)] "مجھے دَم (کے وہ الفاظ) بتاؤ! اگر اُس دَم (کے الفاظ) میں شرک وکفر (پر مشتمل کلمات) نہیں، تو (اُن کلمات کے ذریعے) دَم کرنے میں کوئی حرج نہیں!"۔

خلاصۂ کلام

مختصر یہ کہ جادُو ٹونہ، نظرِ بد اور جنّات کے اثرات سمیت، کسی بھی جسمانی ورُوحانی بیماری میں حُصولِ شفاء کی غرض سے قرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ میں مذکور دعاؤں اور دَم دُرود وغیرہ کے ذریعے علاج کرنا، جائز اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سنّتِ مبارکہ کے عین مطابق ہے۔ البتہ بعض جادُوگر عاملوں نے کفر وشرک کے کلمات پر مشتمل جو اُلٹے سیدھے دَم خود سے اِیجاد کر رکھے ہیں، وہ سب ناجائز وحرام ہیں! ایسے شرکیہ کفریّہ کلمات پر مشتمل جھاڑ پھُونک کے ذریعے علاج کرنا کرانا کسی صورت جائز نہیں! لہٰذا عوام

---

(١) انظر: "شرح السُنّة" للبغوي، كتاب الطب والرُقى، باب ما رخّص فيه من والرُقَى، تحت ر: ٣٢٤٥، ٧/ ١٢٢.

(٢) انظر: "صحيح مسلم" كتاب السلام، باب لا بأسَ بالرُقَى ما لم يكن فيه شرك، ر: ٦٤، الجزء ٧، صـ١٩.

الناس کو چاہیے کہ صرف اُن لوگوں سے اپنا رُوحانی علاج اور دَم دُرود وغیرہ کرائیں، جن کا طریقہ قرآن وسنّت کے مطابق ہو، نماز روزہ سمیت تمام فرائض وواجبات کے پابند اور متّقی وپرہیزگار ہوں، نیز اگر وہ عالمِ دِین ہوں تو بہت خُوب اور سونے پر سہاگا ہے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرما، ہمیں حسد کے مُوذِی مرض سے بچا، رشک کی دَولت عطا فرما، دوسروں کی نعمت پر خوش ہونے کی توفیق عنایت فرما، کسی چیز کے پسند آنے پر اُسے خیر وبرکت کی دعا دینے کی توفیق عطا فرما، ہمیں نظرِ بد سے بچا، نظرِ بد سے بچنے کے لیے تلاوتِ قرآن اور ماثورہ دعائیں پڑھنے کی توفیق عطا فرما، جاہل عاملوں کے مکر، فریب اور شر سے بچا، آمین یارب العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.